حکومتِ سرحد

کی خدمت میں

چند تعلیمی اور اصلاحی تجاویز

● ـــ مصنظر عباسی ایم اے
● ـــ حکیم محمد علی گوجرانوالہ
● ـــ محمد اسلم ایم اے لاہور

مکرمی مدیر صاحب ! السلام علیکم ۔ میں آپ کے ماہنامہ "الحق" کے ذریعہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب وزیرِ اعلیٰ صوبہ سرحد کی توجہ حسب ذیل امور کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں :

۱۔ جنابِ موصوف نے وفاق المدارس کی اسناد کے حامل علماء کرام کو ایم۔ اے کا مقام دیکر علم دوستی اور دینِ اسلام سے محبت کا ایک اور ثبوت دیا ہے۔ خداوند تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین

۲۔ درسِ نظامی کے فاضل حضرات صرف ــ اسلامیات میں نہیں بلکہ فارسی اردو عربی اور اسلامیات چار مضامین میں ایم اے کی قابلیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں صرف اسلامیات کے معلم کے طور پر نہیں بلکہ اردو عربی فارسی اور اسلامیات کے معلموں کی حیثیت سے خدمات کا موقع دیا جائے۔

۳۔ درسِ نظامی یا مولوی فاضل وغیرہ نصاب میں تکمیل کی اسناد کے حامل تمام علماء کرام کو یہ حق ملنا چاہیئے۔ کہ وہ عربی فارسی اردو اور اسلامیات میں بی اے کی انگریزی کا امتحان پاس کئے بغیر ایم۔ اے کے امتحانات میں شریک ہو سکیں۔ تاکہ جو حضرات کالجوں یا یونیورسٹیوں میں بطور معلم خدمات انجام دینے پر خطابت تبلیغ، صحافت، تالیف و تصنیف، یا دینی مدارس میں کام کرنے کو ترجیح دیں۔ انہیں جدید معاشرے میں وہ مقام مل سکے جس کے وہ اہل ہیں۔

۴۔ غیر ممالک میں پاکستانی سفارت خانوں میں علمائے کرام کو بھی خدمات کا موقع دیا جائے۔ ہمارے جدید تعلیم یافتہ سفیر اور ان کا عملہ پاکستان کی سرکاری حکمتِ عملی کی ترجمانی کرتے ہوں تو ممکن ہے اس میں انہیں کامیابی ہوتی ہو لیکن اسلام کی ترجمانی جسکی اشد ضرورت ہے۔ ان لوگوں کے بس کی بات نہیں۔ فرض کریں جاپان میں پاکستان کے سفارت خانے میں بدھ مذہب کے چند علماء آتے ہیں اور

چاہتے ہیں کہ اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کریں تو ایک جدید اور مستند عالم کی غیر موجودگی میں انہیں کامیابی نہیں ہو سکتی۔

۵۔ دینیات عربی اور علوم شرقیہ کو سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں لازمی قرار دینے اور ان کی تدریس کے لئے علماء کرام کی خدمات حاصل کر لینے سے وہ مقصد پورا نہیں ہو سکتا جس کے لئے آپ (مفتی صاحب) یہ سب کچھ کر رہے ہیں، اس لئے کہ تعلیم کے پورے نظام پر مغرب زدہ ذہن کے لوگ۔۔۔ قابض ہیں اور ان کے تحت علماء کا کام کرنا نہ صرف علماء کی تحقیر ہو گی بلکہ اس مقصد کی بھی توہین ہو گی جس کے حصول کی خاطر علماء کرام کو تعین کیا جائے گا۔ اور ہمارے اساتذہ عام حالات میں احساس کمتری کا شکار ہو جائیں گے۔ جامعہ اسلامیہ بہاول پور میں ایسا ہو چکا ہے۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ تعلیمات دینیہ کی ایک الگ وزارت قائم کی جائے اور تجربے کے طور پر چند سکولوں اور کالجوں کا نظام اس وزارت کی نگرانی میں چلایا جائے۔

۶۔ عربی مدارس کے نصاب میں عمرانی علوم کا اضافہ کیا جائے۔ یہ علوم عربی زبان میں پڑھائے جائیں۔ اور اس امر کا خاص خیال رکھا جائے کہ دینی مدارس کا ماحول اور نظم و نسق کا موجودہ طریق متاثر نہ ہونے پائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس کے نتائج نہایت شاندار ہوں گے۔ اور ہمارے جدید نظام تعلیم کے ارباب نسبت و کشاد کیلئے سوچ کی راہیں کھل جائیں گی۔

۷۔ صرف عربی زبان کو لازمی قرار دینے سے مقصد حاصل نہیں ہو گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عربی کا نصاب اور اسکی تدریس کے لئے وقت اور امتحانات میں۔ اسکی اہمیت میں تبدیلی کی جائے۔ میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب چرتھاوَلی کا ترتیب دیا ہوا عربی نصاب چھٹی جماعت سے دسویں جماعت تک مختلف مراحل میں پڑھایا جائے اور عربی کی تدریس کیلئے انگریزی کے برابر وقت دیا جائے اور امتحان پاس کرنے کے لئے عربی میں پاس ہونا ضروری قرار دیا جائے۔

۸۔ موجودہ صورت حال یہ ہے کہ جو طالب علم عربی پڑھنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ سائنس نہ پڑھے۔ عربی کو سائنس کے مقابلے میں رکھ کر عربی کے مقام کو کم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ نیز عربی کے مقابلے میں فارسی رکھی گئی ہے۔ جو عربی کی نسبت ایک آسان مضمون ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ذہین طالب علم تو سائنس کیطرف چلے جاتے ہیں۔ اور باقی ماندہ طالب علم آسانی اور سہولت کی خاطر فارسی رکھ لیتے ہیں۔ مزید ستم کی بات یہ ہے کہ عربی اور فارسی کی تدریس کے لئے فارسی

کے مقابلے میں کم و بیش دوگنا وقت درکار ہوتا ہے۔ اس صورت حال کا بدلنا از بس ضروری ہے۔ عربی کو لازمی مضمون کی حیثیت دی جائے۔ عربی کی تدریس کے لئے زیادہ وقت مخصوص کیا جائے۔ اور عربی کے اساتذہ کو انکی قابلیت کے مطابق مقام اور خدمات کا صلہ دیا جائے۔

۹۔ اب جبکہ اردو سرکاری زبان کا درجہ حاصل کر چکی ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ محکمہ تعلیم میں انتظامی امور زیادہ سے زیادہ علماء کرام کے حوالے کئے جائیں۔ اور جن حضرات کو محض انگریزی دان ہونے کے باعث کلیدی عہدوں پر تعینات کیا گیا ہے۔ انہیں چھٹی دی جائے حالات اور واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ لوگ ان عہدوں کے اہل نہیں تھے۔ سرکاری مدارس میں افراتفری، طلبہ میں بےچینی معیار تعلیم کا پست سے پست تر ہو جانا امتحانات میں دھاندلیاں اور دولت کا بے انداز خرچ یہ سب اس بات کے شواہد ہیں کہ یہ لوگ (انگریزی دان) اپنے فرائض کی ادائیگی کے اہل نہیں تھے۔ انہیں محض اس لئے کلیدی عہدے دئے گئے تھے کہ سرکاری زبان انگریزی تھی۔ اور یہ انگریزی جانتے تھے۔ لیکن اب جبکہ سرکاری زبان اردو ہے۔ انہیں فارغ کر دینا ضروری ہو گیا ہے۔ ہمارے دینی مدارس کا نظم و نسق معیار تعلیم اور امتحانات کا نظام اس حقیقت کے آئینہ دار ہیں کہ علمائے کرام میں انتظامی صلاحیت زیادہ ہے۔

(مصطفیٰ عباسی ۔ ایم اے)

★

۱۔ اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع کے حکم کے تحت یہ حکم نافذ ہونا چاہئے کہ جمعہ کی پہلی اذان کے بعد ہر قسم کی خرید و فروخت قطعاً منع قرار دی جائے۔

۲۔ ہر بالغ مسلمان پر نماز پنجگانہ کی ادائیگی لازمی قرار دی جائے اور اسکی تکمیل کیلئے مسجدوں میں ہر نماز کے وقت حاضری کی جائے۔ اور اس کے لئے باقاعدہ رجسٹر رکھے جائیں۔ بلا عذر غیر حاضر ہونے والے سے باز پرس کی جائے۔

۳۔ رمضان المبارک میں کل ہوٹل، تنور، حلوائیوں کی دکانیں اور ہر قسم کے مشروبات کی دکانیں دن کے وقت بند رکھنے کے احکام نافذ کئے جائیں۔

۴۔ سودی کاروبار قطعاً ممنوع قرار دیا جائے۔

۵۔ جائز پیشہ وروں کو حقیر سمجھنا کہ یہ دھوبی ہے یہ نائی ہے یہ تیلی ہے۔ یہ لوہار ہے۔ یہ موچی ہے ممنوع قرار دیا جائے۔

۶۔ لڑکیوں کی شادی کے موقع پر لڑکے والوں سے بڑی بڑی بھاری رقومات وصول کرنا قانوناً